کہ مختلف معاملات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مولانا تھانوی کے عمل اور بیان کا تقابل کرتا چلا گیا ہوں اور مصنف سے پوچھا ہے کہ آپ فرمائیے! اسوہ حضور کا عمل ہوگا یا مولانا تھانوی کا۔

میرے اس طرز تحریر سے بہت سے لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ میں مولانا تھانوی کی تنقیص کر رہا ہوں۔ لیکن مضمون کی چوتھی قسط سے میں نے جب یہ لکھنا شروع کیا کہ مولانا تھانوی کی اصل عظمت اور شان کیا ہے تو فضا یک بیک بدل گئی اور پھر تو حال یہ ہوگیا کہ جب یہ تبصرہ سات قسطوں میں ختم ہوا ہے تو مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی اور مولانا مسعود علی صاحب (اعظم گڑھ) نے مجھکو مبارک باد کے خطوط لکھے اور دعائیں دی ہیں، علاوہ ازیں حضرت شاہ وصی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید خاص (مفتی رشید احمد صدیقی) نے کلکتہ میں سنایا کہ حضرت شاہ صاحب نے ایک مجلس میں جامع المجددین پر تبصرہ کا ذکر فرمایا اور اس پر اپنی مسرت کا اظہار فرما کر تبصرہ نگار کو دعائیں دیں۔ اس داستان سرائی کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی صاحب جامع المجددین پر میرے تبصرہ کے شروع کی تین قسطوں کی کسی عبارت سے مولانا تھانوی کے بارہ میں میری رائے پر استدلال کرتے ہیں تو یہ صریحاً سخت ناانصافی اور مجھ پر ظلم ہے۔ پورا تبصرہ از اول تا آخر پڑھکر کوئی رائے قائم کرنی چاہیے

افسوس ہے گذشتہ مئی کی ۱۰ تاریخ کو اردو زبان کے نامور شاعر، ادیب اور نقاد جناب ماہر القادری صاحب کا ۷۲ برس کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ جدہ میں کوئی بڑا مشاعرہ تھا۔ اس میں شرکت کے لئے گئے تھے۔ بہت رات گئے مشاعرہ میں اپنا کلام سنایا، داد و تحسین سے محفل گونج اٹھی، ادھر سے فارغ ہوکر ابھی قیام گاہ پر آئے ہی تھے کہ اچانک سینہ میں درد اٹھا۔ اور [illegible]